قرآن کے دو باب (الفاتحہ والبقرۃ)　　مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی

ناشر: الفرقان بک ڈپو نظیر آباد لکھنؤ، ۲۰۰۷ء، صفحات: ۵۱۲، قیمت: -/۲۰۰ روپے

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وہ صحیفہ ہے جو انسانیت کو صراط مستقیم کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ اس خصوصیت کے پیش نظر مسلمانوں نے اس کو اپنی دعوت کا مرکز ومحور قرار دیا اور اہل علم نے اس کی تفہیم وتشریح اور ابلاغ کے لیے ہر زمانے میں اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ صدیوں میں دنیا کی مختلف زبانوں میں ان گنت تراجم اور تفاسیر معرضِ وجود میں آئیں، مگر اس کے باوجود قرآن کے خزانے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور کسی مفسّر یا مترجم نے اپنی کاوش کو حرف آخر قرار نہیں دیا، بلکہ سب یہ کہنے پر مجبور نظر آتے ہیں کہ ؎ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

زیر نظر کتاب مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے ان دروس پر مشتمل ہے جو انھوں نے ماہ نامہ الفرقان لکھنؤ میں محفل قرآن کے عنوان سے لکھے تھے۔ ان محفلوں کی تعداد ٦٨ ہے۔ مختلف عناوین کے تحت عام فہم اسلوب میں آیات کا مفہوم واضح کیا گیا ہے اور ان کے ربط و نظم کے سلسلے میں بہت اچھی کوشش کی گئی ہے۔ جا بجا تورات وغیرہ سے بھی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں اور اگر کہیں ان میں تضاد ہے یا غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے تو اس کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

آیات کے ترجمے کہیں کہیں لفظی کیے گئے ہیں جس کی بنا پر عبارت کی روانی اور سلاست پر اثر پڑا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸ کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

’’اور طلاق والی عورتیں روکے رکھیں خود کو تین حیض تک۔ اور جائز نہیں اُن کو کہ چھپا رکھیں جو اللہ نے پیدا کیا ہے ان کے رحموں میں، اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ اور یوم آخرت پر! اور اُن کے شوہر حق رکھتے ہیں اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کا اگر وہ چاہتے ہوں تعلقات درست کر لینا۔ الخ‘‘ ص ۴۲۰

ص ۲٦ پر سورۂ حجر آیت ۸۷ کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے:

’’اور ہم نے عطا تم کو کی ہیں سات دہرائی جانے والیاں اور قرآن عظیم‘‘